بڑوں کا احترام کیجئے

24-January-2019

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاِعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثواب مِلتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یادَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہوگی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہوجائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یاسونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **”فتاویٰ شامی“** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھاپی یا سو سکتا ہے)

دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِ ابدِ قرار، شَفیعِ روزِ شمار، جنابِ اَحمدِ مختار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

حَیْثُ مَا کُنْتُمْ فَصَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّ صَلَاتَکُمْ تَبْلُغُنِیْ

یعنی تم جہاں بھی رہو مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھا کرو کیونکہ تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچ جاتا ہے۔

(معجمِ کبیر، ۳/۸۲، رقم: ۲۷۲۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: "**نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِه**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (1)

مَدَنی پھول: جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

☆نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔☆ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تَعْظِیم کے لیے جب تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔☆صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔☆اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے اس ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہم بڑوں کے اَدب و اِحْترام کے بارے میں سُننے کی سعادت حاصل کریں گے۔ ہمارا پیارا مذہب، دِینِ اسلام ہمیں اس بات کی تعلیم دیتا ہے کہ جو عُمر اور مقام و مرتبے میں ہم سے چھوٹے ہیں، ہم ان کے ساتھ شفقت و مَحَبَّت کا برتاؤ کریں اور جو عُمر، علم، عُہدے اور مَنْصَب میں ہم سے بڑے ہیں ان کا ادب واِحترام بجالائیں۔ دن بھر میں ہمارا اپنے بڑوں سے کسی نہ کسی وجہ سے رابطہ ضرور رہتا ہے، ہمارے بڑوں میں

1…معجم کبیر، سہل بن سعد الساعدی…الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

ماں باپ، چچا، تایا، خالو، ماموں، بڑے بہن بھائی دیگر رشتہ دار، اَساتذہ، پیرو مُرشد، عُلَما و مُفتیانِ کرام اور تمام بلند مرتبے والے لوگ شامل ہیں۔ ہمیں ان کی تعظیم و تکریم کرنے کا حکم ہمارے پیارے پیارے آقا، دوعالَم کے داتا، مکی مَدَنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ہے۔ آیئے! اس بارے میں دو(2) فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سُنتے ہیں:

1. ارشاد فرمایا: بڑوں کی تعظیم و توقیر کرو اور چھوٹوں پر شَفْقت کرو، تم جنَّت میں میرا ساتھ پالو گے۔
(شعب الایمان، باب فی رحم الصغیر و توقیر الکبیر، ۷/۴۵۸، حدیث: ۱۰۹۸۱)

2. ارشاد فرمایا: تم اپنی مجالس کو عالِم کے عِلْم، بُوڑھے کی عُمْر اور سُلطان کے عُہدے کی وجہ سے کُشادہ کر دیا کرو۔ (کنز العمال، کتاب الصحبہ من قسم الاقوال، باب الایمان، ج ۹، رقم ۲۵۴۹۵، ص ۲۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن اپنے بُزرگوں کا کس قدر ادب واِحْترام کرتے تھے۔ شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابُوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے رسالے **"سمندری گنبد"** صفحہ نمبر 4 پر ایک حکایت نقل فرمائی ہے۔ آیئے! اس حکایت کو انتہائی توجہ سے سُنئے اور ماں کی دُعائیں لینے کی کوشش کیجئے، چنانچہ

ماں کا ادب

حضرت سَیِّدُنا بایزید بِسطامی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: سردیوں کی ایک سخت رات میری ماں نے مجھ سے پانی مانگا، میں پانی کا برتن بھر کرلے آیا مگر ماں کو نیند آگئی تھی، میں نے جگانا مُناسب نہ

سمجھا، پانی کا برتن لئے اس اِنتظار میں ماں کے قریب کھڑا رہا کہ بیدار ہوں تو پانی پیش کروں، کھڑے کھڑے کافی دیر ہوچکی تھی اور برتن سے کچھ پانی بہ کر میری اُنگلی پر جَم کر برف بن گیا تھا۔ بہر حال جب والدۂ محترمہ بیدار ہوئیں تو میں نے برتن پیش کیا، برف کی وجہ سے چپکی ہوئی اُنگلی جوں ہی برتن سے جُدا ہوئی اس کی کھال اُدھڑ گئی اور خُون بہنے لگا، ماں نے دیکھ کر فرمایا یہ کیا؟ میں نے سارا ماجرا (مُعَامَلَہ) عرض کیا تو انہوں نے ہاتھ اُٹھا کر دُعا کی: اے اللہ پاک! میں اس سے راضی ہوں تو بھی اس سے راضی رہ۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ حضرت سَیِّدُنا بایزید بِسطامی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے کتنے خُوبصورت انداز میں اپنی والدہ کا احترام کیا، اُنہیں نیند سے جگانا مُناسب نہ سمجھا اوران کے ادب کی وجہ سے سخت سردی میں ساری رات کھڑے کھڑے گُزاردی۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کی اس اَدا سے خُوش ہو کر آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کی والدہ محترمہ نے دل سے دُعادی کہ "اے اللہ پاک! میں اس سے راضی ہوں تُو بھی اس سے راضی رہنا"۔ لہٰذا ہمیں بھی اپنے بُزرگوں کے ادب بھرے انداز کو اپناتے ہوئے والدین کا ادب واحترام کرنا چاہیے کہ ماں باپ کی عزّت کرنا، اُن کی خدمت کرنا یقیناً بڑی سعادت کی بات ہے۔ اگر ہم ان کے ساتھ اچھے طریقے سے پیش آئیں گے، ان کی عزّت کریں گے تو ہو سکتا ہے کہ خوش ہو کر ان کے دل سے ہمارے حق میں کوئی ایسی دُعا نکل جائے جو ہماری دُنیا وآخرت کی بھلائی کا سبب بن جائے۔ دِینِ اسلام نے ہمیں والدین کے ساتھ اچھا سُلُوک کرنے اور ان سے اِنتہائی نرم لہجے میں گُفتگو کرنے کا حکم دیا ہے۔ چنانچہ

پارہ 15 سُورۂ بنی اسرائیل کی آیت نمبر 23 اور 24 میں ارشادِ باری ہے:

وَ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًاؕ-اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَاۤ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَاۤ اُفٍّ وَّ لَا تَنْهَرْهُمَا وَ قُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِیْمًا(۲۳) وَ اخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَ قُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًا(۲۴)

ترجَمۂ کنزالعرفان: اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سُلوک کرو۔ اگر تیرے سامنے ان میں سے کوئی ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان سے اُف تک نہ کہنا اور انہیں نہ جھڑکنا اور ان سے خوبصورت نرم بات کہنا اور ان کے لیے نرم دلی سے عاجزی کا بازو جھکا کر رکھ اور دعا کر کہ اے میرے ربّ! تو ان دونوں پر رحم فرما جیسا ان دونوں نے مجھے بچپن میں پالا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ آیتِ مُبارکہ کی تفسیر میں لکھا ہے: آیت(مُبارَکہ) کا معنیٰ یہ ہے کہ تمہارے رَبّ(کریم) نے حکم فرمایا کہ تم اپنے والدین کے ساتھ اِنتہائی اچھے طریقے سے نیک سُلُوک کرو کیونکہ جس طرح والدین کا تم پر احسان بہت عظیم ہے تو تم پر بھی لازم ہے کہ تم بھی ان کے ساتھ اسی طرح نیک سُلُوک کرو۔(تفسیر صراطُ الجنان،۵/۴۴۰) اگر تمہارے والدین پر کمزوری کا غلبہ ہو جائے اور ان کے اَعضا میں طاقت نہ رہے اور جیسا تم بچپن میں اُن کے پاس بے طاقت تھے، ایسے ہی وہ اپنی آخری عمر میں تمہارے پاس ناتُواں(یعنی کمزور) رہ جائیں تو اِن سے اُف تک نہ کہنا یعنی ایسا کوئی کلمہ زبان سے نہ نکالنا، جس سے یہ سمجھا جائے کہ اُن کی طرف سے طبیعت پر کچھ بوجھ ہے اور انہیں نہ جھڑکنا اور ان سے خُوبصورت، نرم بات کہنا اور اچھے ادب کے ساتھ اُن سے خطاب کرنا۔(خازن، الاسراء، تحت الآیۃ: ۲۳، ۳/۱۷۰-۱۷۱، تفسیر صراط الجنان، ۵/۴۴۳ ملخصاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیتِ کریمہ اور اس کی تفسیر سے معلوم ہوا! اللہ پاک نے والِدین

کے ساتھ اچھا سُلُوک کرنے کا حکم دیا ہے اور خُصوصاً ان کے بُڑھاپے میں زیادہ خدمت کی تاکید فرمائی ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے معاشرے میں عموماً ماں کو تو پھر بھی کچھ نہ کچھ اہمیت دی جاتی ہے مگر بد قسمتی سے "**باپ**" کو بالکل نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ حالانکہ باپ ہی کے سبب "**ماں**" کی نعمت ملتی ہے، پورے گھر کا معاشی بوجھ یہ اپنے کندھوں پر اُٹھاتا ہے، ننّھے سے بچے کو اُنگلی پکڑ کر چلنا سکھاتا اور پھر معاشرے میں سر اُٹھا کر چلنے کے طریقے سکھاتا ہے۔ اگر ماں کے قدموں کے نیچے جنّت ہے تو باپ جنت کا درمیانی دروازہ ہے، باپ کی رِضا میں اللہ پاک کی رضا ہے۔ آیئے! باپ کی اہمیت وفضیلت پر مُشْتَمِل تین (3) فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنئے:

1. ارشاد فرمایا: والد کی رِضا میں اللہ پاک کی رِضا ہے اور والد کی ناراضی میں اللہ پاک کی ناراضی ہے۔ (ترمذی، کتاب البر و الصلة، باب ماجاء من الفضل،، الخ، ۳/۳۶۰، حدیث: ۱۹۰۷)
2. ارشاد فرمایا: والد کی فرمانبرداری اللہ پاک کی فرمانبرداری ہے اور والد کی نافرمانی اللہ پاک کی نافرمانی ہے۔ (معجم اوسط، ۱/۶۱۴، حدیث: ۲۲۵۵)
3. ارشاد فرمایا: والد جنَّت کے دروازوں میں سے درمیانی دروازہ ہے، چاہے تو اسے ضائع کر دو اور چاہے تو اس کی حفاظت کرو۔ (ترمذی، کتاب البر و الصلة، باب ماجاء من الفضل فی رضا الوالدین، ۳/ ۳۵۹، حدیث: ۱۹۰۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! جو اپنے بڑوں بالخصوص والدین کو ناراض کرتا ہے، ان کا دل دُکھاتا ہے، ان کی عزّت نہیں کرتا اور ان کے ساتھ بُرا سُلوک کرتا ہے تو ایسا شخص سخت گناہ گار اور

دُنیا و آخرت میں عذاب کا حق دار ہو جاتا ہے اور ایسے شخص کو مُعاشَرے میں بھی عزّت کی نگاہ سے نہیں دیکھا جاتا۔ یاد رکھئے! والِدَین سے نسبت کی وجہ سے دادا، دادی، نانا، نانی الغرض ہر بزرگ کا بھی احترام ہمیں کرنا چاہیے، کیونکہ اِسلامی مُعاشرہ بوڑھوں اور کمزوروں کے حقوق کا بھی بھرپور دفاع کرتا ہے، اِسلام میں بوڑھوں کو بوجھ سمجھ کر گھر سے نکال دینے اور انہیں کسی **"اولڈ ہاؤس(Old House)"** میں جمع کروا دینے کا کوئی تصوُّر نہیں، اِسلام کی یہ خصوصیت ہے کہ اس نے جوانوں کو بوڑھوں کے ساتھ ادب واحترام سے پیش آنے اور ان کی عزّت ومقام کی حفاظت کرنے کی ترغیب دی ہے، پہلے زمانے میں جب کوئی نوجوان کسی بوڑھے آدمی کے آگے چلتا تھا تو اللہ پاک اسے (اس کی بے اَدَبی کی وجہ سے) زمین میں دھنسا دیتا تھا۔ (روح البیان، ۹/۶۲)

حضرت سَیِّدُنا اَنَس بن مالِک رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ روایت فرماتے ہیں، سیدِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جو جوان کسی بوڑھے کی اس کی عمر کی وجہ سے تعظیم و تکریم کرے، اس کے بدلے میں اللہ کریم کسی کے ذریعے اس کی عزّت بڑھاتا ہے۔ (ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی اجلال الکبیر، ج۳، رقم ۲۰۲۹، ص ۴۱۱)

لٰہذا ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے بڑوں کا ادب کریں اور ان کا ہر جائز حکم مانیں تاکہ دُنیا میں عزّت پانے اور آخرت کی رُسوائی سے خود کو بچانے میں کامیاب ہو سکیں۔ ہمارے بُزرگانِ دین رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہِمۡ اَجۡمَعِیۡن اپنے ساتھ تَعَلُّق و محبت رکھنے والوں کو بڑوں کے ساتھ ادب واِحترام سے پیش آنے اور ان کی عزّت کرنے کی نصیحت فرماتے تھے، چنانچہ

بڑوں کا ادب کرنے کی نصیحت:

حضرت سَیِّدُنا امامِ اعظم ابُو حنیفہ نُعمان بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے ایک شاگرد حضرت سَیِّدُنا یُوسُف بن خالد بصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے عِلْمِ دین سے فراغت کے بعد جب آپ رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ سے اپنے شہر بصرہ جانے کی اجازت طلب کی تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ نے فرمایا: کچھ دن ٹھہرو تاکہ میں تمہیں ان ضروری کاموں کے بارے میں وصیّت کروں کہ لوگوں کے ساتھ مُعاملات کرنے، اہلِ عِلْم کے مرتبے پہچاننے، نَفْس کی اِصلاح اور لوگوں کی نگہبانی کرنے، عوام وخواص کو دوست رکھنے اور عام لوگوں کے حالات سے آگاہی حاصل کرنے کے لئے جن کی ضرورت پڑتی ہے، یہاں تک کہ جب تم عِلْم حاصل کرکے جاؤ تو وہ وصیّت تمہارے ساتھ ایسے آلے کی طرح ہو، جس کی عِلْم کو ضرورت ہوتی ہے اور وہ عِلْم کو آراستہ کرے اور اسے عیب دار ہونے سے بچائے۔(پھر فرمایا:) جب تم بصرہ میں داخل ہو گے تو لوگ تمہارے اِستقبال اور تمہاری زیارت کو آئیں گے، تمہارا حق پہچانیں گے تو تم ہر شخص کو اس کے مرتبے کے لحاظ سے عزّت دینا، بزرگوں کی عزت اور اہلِ عِلْم کی تعظیم وتوقیر کرنا، بڑوں کا ادب واحترام اور چھوٹوں سے پیار و مَحبّت کرنا۔(امام اعظم کی وصیتیں، ص ۲۵ تا ۲۷ ملخصًا)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ کروڑوں حَنفیوں کے عظیم پیشوا امامِ اعظم ابُو حنیفہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اپنے شاگرد کو نصیحت کرتے ہوئے بڑوں کا اِحترام کرنے اور چھوٹوں سے شفقت و مَحبّت سے پیش آنے کا حکم فرمایا۔ یاد رہے! بُزرگوں کا اَدب کرنے والا نہ صرف مُعاشرے میں عزت پاتا ہے بلکہ بعض اوقات بڑوں کے ادب واحترام کے سبب بڑے بڑے گنہگاروں کی بخشش ومغفرت بھی ہو جاتی ہے، چُنانچہ

ولیُّ اللہ کے ادب کی بَرَکت سے بخشا گیا

ایک مرتبہ ایک گناہ گار شخص دریا کے کنارے پر بیٹھا مُنہ ہاتھ دھو رہا تھا، اسی دوران لاکھوں حَنْبلیوں کے عظیم پیشوا حضرت سَیِّدُنا امام احمد بن حَنْبَل رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ وہاں تشریف لائے اور اس سے کچھ فاصلے پر بیٹھ کر وضو کرنے لگے، جب اس شخص نے دیکھا کہ جس طرف میرے منہ ہاتھ کا پانی بہہ رہا ہے، اس طرف تو اللہ پاک کے ایک بہت بڑے ولی بیٹھ کر وضو فرما رہے ہیں، تو اس کے دل نے یہ بات گوارہ نہ کی اور وہ شخص اُٹھ کر حضرت سَیِّدُنا امام احمد بن حَنْبَل رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے دوسری طرف جا کر بیٹھ گیا، جہاں سے ان کے وضو کا اِستعمال شدہ پانی اس کی طرف آرہا تھا، اللہ پاک کے ولی کے ادب واحترام کا بدلہ اُس شخص کو یہ مِلا کہ جب اس شخص کا انتقال ہو گیا اور کسی نے اسے خواب میں دیکھ کر حال پوچھا تو اس نے بتایا: اللہ پاک نے اپنے ولی حضرت سَیِّدُنا امام احمد بن حَنْبَل رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے ادب کی برکت سے مجھے بخش دیا۔ (تذکرۃ الاولیاء، ج ۱، ص ۱۹۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بڑوں کا ادب واحترام جہاں گنہگاروں کی آخرت میں نجات کا باعث بنتا ہے، وہیں ان کی شان میں معمولی بے اَدَبی ہمیشہ کے نُقصان اور اعمال کی بربادی کا سبب بھی بن سکتی ہے، کیونکہ اپنے بڑوں کی بے ادبی کرنا شیطان کا کام ہے اور وہ اسی وجہ سے بارگاہِ اِلٰہی سے ذلیل ورُسوا ہو کر نکالا گیا حالانکہ اس سے پہلے شیطان نافرمان نہیں تھا بلکہ اُس نے ہزاروں سال عبادت کی، جنَّت کا خزانچی رہا، وہ جِنّ تھا لیکن اپنی عبادت و رِیاضت اور عِلمیّت کے سبب مُعَلِّمُ الْمَلَکُوت یعنی فرشتوں کا اُستاد بن گیا، مگر جب اللہ پاک کے نبی حضرت سَیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی شان میں بے ادبی کرنے والا ہوا تو اُس کی ساری عبادتیں بے کار ہو گئیں، ذِلّت ورُسوائی اُس کا مُقدَّر بنی، ہمیشہ ہمیشہ کے لئے لعنت کا ہار اُس کے گلے پڑ گیا اور وہ جہَنَّم کے عذاب کا حق دار ٹھہرا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا! بڑوں کی بے اَدَبی کرنے میں ہمارا ہی نُقصان ہے اور ان کے ساتھ ادب واحترام کرنے میں ہمارا ہی فائدہ ہے، کسی عَرَبی شاعِر نے کیا خُوب کہا کہ

مَاوَصَلَ مَنْ وَصَلَ اِلَّا بِالْحُرْمَةِ　　　وَمَاسَقَطَ مَنْ سَقَطَ اِلَّا بِتَرْكِ الْحُرْمَةِ

یعنی جس نے جو کچھ پایا اَدَب واحترام کرنے کی وجہ سے پایا اور جس نے جو کچھ کھویا وہ اَدَب و احترام نہ کرنے کے سبب ہی کھویا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے بڑوں میں ہمارے اساتذۂ کرام بھی شامل ہیں، ہمارے بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن اپنے اُستادوں کا بے حد ادب واحترام کرتے تھے، ان کی موجودگی میں نگاہیں جُھکائے، خاموشی کے ساتھ عِلْم حاصل کرتے اور بعض تو اپنے استاد صاحب کا اس قدر ادب کرتے کہ ان کی زندگی میں کوئی مسئلہ بتانا بھی بے اَدَبی تصور کرتے تھے۔ آیئے! اس تعلق سے دو(2)واقعات سُنتے ہیں، چنانچہ

امام حُسَیْن کا حلقۂ دَرس

حضرت سَیِّدُنا امیر مُعاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے حضرت سیّدنا امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی علمی مجلس کی تعریف کرتے ہوئے ایک قُرَیْشِی شخص سے فرمایا: مسجدِ نبوی میں چلے جاؤ، وہاں ایک حلقے میں لوگ پوری توجہ کے ساتھ یُوں باادب بیٹھے ہوں گے گویا اُن کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں، جان لینا یہی حضرت سیّدنا امام ابوعبدُاللہ حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی مجلس ہے۔ مزید فرمایا: اس حلقے میں مذاق نام کی کوئی چیز نہ ہوگی۔ (تاریخ ابن عساکر، حسین بن علی بن ابی طالب، ۱۴/۱۷۹ ملخصاً)

اسی طرح حضرت سہل بن عبدُاللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے کوئی سُوال کیا جاتا، تو آپ جواب نہیں

دیتے تھے۔ایک مرتبہ اچانک دیوار سے پُشت لگا کر بیٹھ گئے اور لوگوں سے فرمایا: آج جو کچھ پُوچھنا چاہو، مجھ سے پوچھ لو۔لوگوں نے عرض کی، آج کیا مُعَامَلَہ ہے؟آپ تو کسی سُوال کا جواب ہی نہیں دیا کرتے تھے؟ فرمایا: جب تک میرے اُستاد حضرت سَیِّدُنا ذُوالنُّون مِصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ظاہری زندگی سے مُتَّصِف تھے، ان کے ادب کی وجہ سے جواب دینے سے پرہیز کرتا تھا۔

لوگوں کو اس جواب سے مزید حیرت ہوئی کیونکہ ان کے عِلْم کے مُطابق حضرت سَیِّدُنا ذُوالنُّون مِصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ابھی ظاہری زندگی سے مُتَّصِف تھے۔ لِہٰذا لوگوں نے فوراً وہ وَقْت اور تاریخ نوٹ کرلی۔جب بعد میں معلومات کی گئیں تو واضح ہوا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کے کلام سے تھوڑی دیر پہلے ہی حضرت سَیِّدُنا ذُوالنُّون مِصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا انتقال ہو گیا تھا۔(تذکرۃ الاولیاء، ۱/۲۲۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی اپنے اساتذۂ کرام سے ادب واحترام سے پیش آنا چاہیے کیونکہ ہم پر ان کے بڑے احسانات ہیں کہ یہ عِلْم کے ذریعے ہمیں اچھے بُرے کی تمیز سکھاتے ہیں، مُعاشرے کا اَہَم فرد بناتے ہیں، اخلاق و کردار کو سنوارنے کی کوشش کرتے ہیں، حضرت سَیِّدُنا عبدُاللہ بن مبارَک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہمیں زیادہ عِلْم حاصل کرنے کے مُقابلے میں تھوڑا سا اَدَب حاصل کرنے کی زیادہ ضَرورت ہے۔(رسالۃ قشیریۃ، باب الادب، ص۳۱۷)

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اُستاد کا ادب سکھاتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: (1) (شاگرد کو چاہیے کہ) اُستاد سے پہلے گفتگو شُروع نہ کرے۔(2) اس کی جگہ پر اس کی غیر موجودگی میں بھی نہ بیٹھے۔(3) چلتے وقت اس سے آگے نہ بڑھے۔(4) اپنے مال میں سے کسی چیز سے اُستاد کے حق میں بُخل (یعنی کنجوسی) سے کام نہ لے یعنی جو کچھ اسے درکار ہو بخوشی (اپنی

خوشی سے)حاضر کر دے اور اس کے قبول کر لینے میں اس کا احسان اور اپنی سعادت تصور کرے۔(5) اس کے حق کو اپنے ماں باپ اور تمام مسلمانوں کے حق سے مُقدَّم رکھے۔(6)اگرچہ اس سے ایک ہی حَرْف پڑھا ہو،اس کے سامنے عاجزی کا اِظہار کرے۔(7)اگر وہ گھر کے اندر ہو،تو باہر سے دروازہ نہ بجائے،بلکہ خود اس کے باہر آنے کا انتظار کرے۔(8)(اسے اپنی جانب سے کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچنے دے کیونکہ)جس سے اس کے اُستاد کو کسی قسم کی اَذِیَّت(تکلیف)پہنچی،وہ عِلْم کی بَرَکات سے محروم رہے گا۔

(فتاویٰ رضویہ،۲۳/ ۶۳۷، ۶۳۸ ملخصًا)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اُستاد رُوحانی باپ کا درجہ رکھتا ہے،لہٰذا شاگرد کو چاہیے کہ اس کے آداب کا لحاظ رکھتے ہوئے اپنے اُستاد سے عِلْم حاصل کرے۔ تفسیرِ کبیر میں ہے: اُستاد اپنے شاگرد کے حق میں ماں باپ سے بڑھ کر مہربان ہوتا ہے کیونکہ والدین اسے دُنیا کی آگ اور مصیبتوں سے بچاتے ہیں جبکہ اَساتذہ اسے دوزخ کی آگ اور آخرت کی مصیبتوں سے بچاتے ہیں۔(تفسیر کبیر، ۱/ ۴۰۱)

بڑے بھائی کا احتِرام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے بڑوں میں بڑے بھائی کا مقام و مرتبہ بھی لائقِ تعظیم ہے۔ بڑے بھائی کے دل میں اللہ پاک کی طرف سے چھوٹے بہن بھائیوں کیلئے والد جیسی شفقت و مَحبَّت رکھی جاتی ہے۔ بڑا بھائی والد کی موجودگی میں بھی چھوٹوں کا خیال رکھتا ہے،ان کی ضرورتوں کو پُورا کرتا ہے اور اگر والد کا سایۂ شفقت اُٹھ جائے تو بعد میں بھی اپنی ذِمّہ داریاں اچھے طریقے سے نبھاتا ہے، بڑے بھائی کے اتنے احسانات اس بات کا تقاضا کرتے ہیں کہ اس کے چھوٹے بہن بھائی بھی اس کا ادب کریں،اس کی عزّت و قدر کریں،والِدَین کی غیر مَوجُودگی میں اسے اپنے والدین کا مرتبہ دیں، ورنہ

اسے اپنا دیکھ بھال کرنے والا سمجھیں، اس کی غیبت، چُغلی اور اس کے بارے میں بدگمانیوں سے بچیں۔ حتّی الامکان ان کی جائز خواہشات اور اَحکامات کو مانیں، ہمیشہ ان سے اچھے تعلّقات قائم رکھیں اور اگر کبھی ناراضی ہو جائے تو خود بڑھ کر بڑے بھائی سے معافی مانگیں اور اسے منانے کیلئے جس قدر ممکن ہو کوشش کریں۔

بڑے بھائی سے اچھا سُلوک کرو

حضرت سَیِّدُنا جَرِیر بن حازِم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے ایک مرتبہ خواب دیکھا کہ میرا سر میرے ہاتھوں میں ہے، اس کی تعبیر (یعنی خواب کا نتیجہ) جاننے کیلئے میں نے اپنا یہ خواب حضرت امام ابنِ سیرین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو سُنایا (جو خوابوں کے نتائج بتانے میں کافی مہارت رکھتے تھے) اُنہوں نے مجھ سے پوچھا: تمہارے والدین میں سے کوئی زندہ ہے؟ میں نے کہا: جی نہیں، اُنہوں نے ارشاد فرمایا: تمہارا کوئی بڑا بھائی ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: اس کے مُعاملے میں اللہ پاک سے ڈرتے رہو، اس کے ساتھ اچھا سُلوک کرو اور تعلّق توڑنے سے باز رہو۔ (شعب الایمان، ۶/۲۱۰، حدیث: ۷۹۲۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ بڑے بھائی کا مقام ادب وِاحترام کے لحاظ سے باپ جیسا ہوتا ہے۔ لیکن بڑے بھائی کو بھی چاہیے کہ اپنے فضائل سُن کر ہرگز ہرگز یہ ذِہن نہ بنائے کہ صرف چھوٹے ہی میری عزّت کریں، میں چاہے ان کے ساتھ سخت لہجے میں بات کروں، انہیں جب چاہوں سب کے سامنے ذلیل کر دوں، کوئی غلطی کر بیٹھیں تو گالی گلوچ اور مار پیٹ پر اُتر آؤں، ہر وقت اپنا رُعب و دَبدَبہ قائم رکھنے کیلئے آنکھیں دِکھاؤں۔ یاد رکھئے! اسلام نے ہر ایک کے حُقُوق وآداب بیان فرمائے

ہیں، جہاں چھوٹوں کو حکم دیا کہ اپنے بڑوں کا ادب کریں، وہیں بڑوں کو بھی حکم دیا کہ وہ بھی چھوٹوں سے شَفْقَت و مَحَبَّت کا برتاؤ کریں۔ آیئے! اس ضمن میں دو (2) فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سُنئے:

1. ارشاد فرمایا: لَیْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ یَرْحَمْ صَغِیْرَنَا وَیُوَقِّرْ کَبِیْرَنَا وَیَعْرِفْ لَنَا حَقَّنَا یعنی جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے، ہمارے بڑوں کی عزّت نہ کرے اور مُسلمان کا حق نہ جانے، وہ ہم سے نہیں۔ (معجم کبیر، ۱۱/۳۵۵، حدیث: ۱۱۲۷۶)
2. ارشاد فرمایا: بڑوں کی عزّت کرو، چھوٹوں پر رحم کرو میں اور تم قیامت میں یُوں آئیں گے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی انگلیوں کو ایک ساتھ مِلایا۔ (المطالب العالیہ، کتاب الرقاق، باب الوصایا النافعۃ، ۷/۵۷۰، حدیث: ۳۱۴۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مدنی مذاکرہ"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا! بڑوں کی عزت کرنا اور چھوٹوں پر شفقت و رحم کرنا رحمتِ کونین، نانائے حسنین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو بہت زیادہ پسند ہے، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم بڑوں کی عزت اور چھوٹوں پر شفقت کرنے کی عادت بنائیں اور ایسے ماحول سے وابستہ ہو جائیں جہاں پر بڑوں کا ادب اور چھوٹوں پر شفقت کا ذہن دیا جاتا ہو۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں مقدس ہستیوں، بزرگوں اور بڑوں کا ادب و احترام اور چھوٹوں پر شفقت کرنے کا خوب خوب ذہن بھی دیا جاتا ہے، لہٰذا دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ ہو جایئے

اور اپنے علاقے میں ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں کی دھومیں مچادیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام **"مدنی مذاکرہ"** بھی ہے۔

☆اَلْحَمْدُ لِلّٰہ "مَدَنی مذاکرے" دیکھتے، سُنتے رہنے کی بَرَکت سے شَرعی مُعامَلات میں اِحتیاط کرنے کا ذِہن نصیب ہوتا ہے، ☆مَدَنی مذاکرے کی بَرَکت سے عاشقانِ رسول کی صُحبت مُیَسَّر آتی ہے، ☆مَدَنی مذاکرے کی بَرَکت سے عمل کا جَذبہ بڑھتا ہے، ☆مَدَنی مذاکرے کی بَرَکت سے گناہوں سے نفرت پیدا ہوتی ہے، ☆مَدَنی مذاکرے کی بَرَکت سے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں اِستقامت نصیب ہوتی ہے، ☆مَدَنی مذاکرے کی بَرَکت سے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک **"دعوتِ اسلامی"** کے مدنی کاموں کے بارے میں معلومات ملتی ہیں، ☆مَدَنی مذاکرہ عِلْمِ دِین کی ترقّی کا باعث ہے، ☆مَدَنی مذاکرہ، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی زندگی کے سینکڑوں بلکہ ہزاروں تجربات سے مَدَنی تربیت حاصِل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے، ☆مَدَنی مذاکرے میں دِینی معلومات ملنے کے ساتھ ساتھ اَخلاقی تربیت بھی ہوتی ہے، ☆مدنی مذاکرے کی بَرَکت سے امیرِ اَہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے کئے گئے مُختلف سُوالات کے دِلچسپ جوابات کی صُورت میں عِلْمِ دِیْن حاصل ہوتا ہے اور علمِ دِین کی فضیلت کے بھی کیا کہنے کہ

ایک ہزار نوافل سے افضل

حضرت سَیِّدُنا ابو ذر غِفاری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: حضور پُر نور، شافعِ یومُ النشور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! تمہارا اس حال میں صُبح کرنا کہ تم نے اللہ کریم کی کتاب سے ایک آیت سیکھی ہو، یہ تمہارے لئے سو(100) رکعتیں نفل پڑھنے سے بہتر ہے اور تمہارا اس حال میں صبح کرنا کہ تم نے عِلْم کا ایک باب سیکھا ہو، جس پر عمل کیا گیا ہو یا نہ کیا گیا ہو، تو یہ تمہارے لئے ہزار(1000) رکعت نوافل

پڑھنے سے بہتر ہے۔(ابن ماجه،کتاب السنة، ۱/۱۴۲،حدیث:۲۱۹)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! کئی اسلامی بھائی مدنی مُذاکرے کی بَرَکت سے اپنی گُناہوں بھری زِندگی سے توبہ کر چکے ہیں۔ آیئے! نیّت کرتے ہیں کہ ہم بھی ہر ہفتے **"مَدَنی مُذاکرہ"** دیکھنے کو یقینی بنائیں گے اور دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی مدنی مُذاکرہ دیکھنے کی دعوت دیتے رہیں گے اِنْ شَآءَ اللہ۔ ہفتہ وار مدنی مذاکرے کے علاوہ مختلف مواقع پر بھی مدنی مذاکروں کا سلسلہ ہوتا ہے، مثلاً مُحَرَّمُ الْحَرام کے **10 مَدَنی مذاکرے**، ماہِ ربیعُ الاول (بارہویں شریف) کے **12 مَدَنی مذاکرے**، ماہِ ربیعُ الآخر (گیارہویں شریف) کے **11 مَدَنی مذاکرے**، ماہِ رَمضان میں روزانہ 2 مَدَنی مذاکرے، ماہِ ذُوالْحِجَّةِ الْحَرام کے **10 مَدَنی مذاکرے** وغیرہ۔

12 مَدَنی کاموں میں سے ہفتہ وار اِس مدنی کام **"مَدَنی مذاکرہ"** کی تفصیلی معلومات جاننے کے لیے مکتبۃ المدینہ کے رِسالے **"ہفتہ وار مدنی مذاکرہ"** کا مطالعہ کیجئے، تمام ذِمہ دارانِ دعوتِ اسلامی، بالخصوص **ہفتہ وار مدنی مذاکرہ کی مجالس کے نگران و اراکین** تو اِس رِسالے کا لازمی مطالعہ فرمائیں۔ یہ رِسالہ مکتبۃ المدینہ پر دَستیاب ہونے کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ **www.dawateislami.net** سے بھی پڑھا جاسکتا ہے۔

اِس رِسالے کے مطالعے کی بَرَکت سے آپ جان سکیں گے۔ ☆عِلْم نہ سیکھنے کے نقصانات ☆مَدَنی مذاکرے میں سُوال پوچھنے کی اَہَمِّیّت ☆مَدَنی مذاکرے میں شرکت کے طریقے ☆مَدَنی مذاکروں کی تفصیل تادمِ تحریر ☆مَدَنی مذاکرے کے متعلق **مرکزی مجلسِ شوریٰ** کے مَدَنی پھول ☆مَدَنی مذاکرے کے تعلق سے **اِحتیاطوں اور مفید معلومات** پر مُشْتَمِل سُوال جواب ☆مَدَنی مذاکرے کی **شرعی و تنظیمی اِحتیاطیں** وغیرہ۔

آیئے! بطورِ ترغیب **"مَدَنی مذاکرہ"** سننے کی برکت سے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ

ہونے والے شخص کی مدنی بہار سُنتے ہیں، چنانچہ

فیشن کا دلدادہ سُدھر گیا

لَیَّہ شہر (صوبہ پنجاب، پاکستان) کے مقیم ایک اسلامی بھائی سنّتوں سے دور فیشن کے نشے میں گم تھے، نئے فیشن والے لباس پہننا، فضولیات میں اپنے قیمتی لمحات ضائع کرنا ان کا معمول تھا۔ ذِکرِ الٰہی سے بالکل غافل ہوچکے تھے، نیکیوں بھری زندگی گزارنے کا ذہن کچھ یوں بنا کہ ایک بار انہیں **”مَدَنی مذاکرہ“** سُننے کی سعادت مل گئی، اس کی بَرَکت سے ان کی زندگی کا رُخ ہی بدل گیا۔ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِيَه کے آسان انداز میں بیان کی جانے والی ڈھیروں ڈھیر معلومات کا **”انمول خزانہ“** لُوٹنے کا سنہری موقع ملا، خوفِ خدا اور عشقِ مُصطفٰے کی کرنوں سے ان کا دل روشن ہو گیا، پچھلی زندگی پر شرمندگی ہونے لگی، لہٰذا انہوں نے بقیہ زندگی کو غنیمت جانتے ہوئے فیشن (Fashion) کی نحوست سے جان چھڑائی، سنّتوں پر عمل کرنے اور نمازوں کی پابندی کا پختہ ارادہ کرلیا، سر پر سبز سبز عمامہ شریف سجالیا، داڑھی شریف سے چہرہ پُرنور کرلیا اور نیکیوں پر استقامت پانے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوگئے۔ جبکہ نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے کیلئے ہر ماہ 3 دن کے مَدَنی قافلے میں سفر کرنا اِن کا مَعمول بن گیا۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

مجلس مَدَنی مُذاکرہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ مَدَنی مذاکرہ سُننے سے کیسی کیسی برکتیں ملتی ہیں، لہٰذا سُستی بھگایئے اور اپنے کام کاج سے وقت نکال کر پابندی کیساتھ ہفتہ وار مَدَنی مذاکرہ سُننے کی عادت

بنائیے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی دُنیا بھر میں خدمتِ دین کے کم و بیش 105 شُعبہ جات میں سُنّتوں کی دُھومیں مچارہی ہے، جن میں سے ایک شعبہ **"مجلس مَدَنی مذاکرہ"** بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ شَیْخِ طریقت، امیرِ اہلسُنَّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے **"عِلْم بے شُمار خزانوں کا مجموعہ ہے، جن کے حُصُول کا ذَرِیْعہ سُوال ہے۔"** کے قول کو عَمَلی جامہ پہناتے ہوئے سُوال و جواب کا ایک سِلسِلہ شُروع فرمایا ہے، جسے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں **"مَدَنی مذاکرہ"** کہا جاتا ہے۔ عاشِقانِ رسول مَدَنی مُذاکروں میں عقائد و اَعمال، فضائل و مَناقِب، شریعت و طریقت، تاریخ و سیرت، سائنس و طِبّ، اَخلاقیات و اِسلامی مَعْلُومات، معاشی و مُعاشرتی و تنظیمی مُعاملات اور دیگر بہت سے مَوضُوعات (Topics) کے بارے میں مختلف سُوالات کرتے ہیں اور شَیْخِ طریقت، امیرِ اَہلسنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اُنہیں حکمت سے بھرپور اور عشقِ رسول میں ڈُوبے ہوئے جوابات سے نوازتے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ **"مجلس مَدَنی مذاکرہ"** کے تحت شَیْخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے اِن عطا کردہ دِلچسپ اور عِلْم و حکمت سے بھرپور مَدَنی پُھولوں کی خُوشبو سے دُنیا بھر کے مُسلمانوں کو مہکانے کیلئے اِن مَدَنی مُذاکروں کو تحریری رِسالوں اور میموری کارڈز (Memory Cards) کی صُورت میں پیش کرنے کی کوششیں جاری ہیں۔ اللہ کریم مجلس مَدَنی مذاکرہ کو مزید برکتیں عطا فرمائے۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رشتہ داروں کا احترام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اسلام نے والدین، اساتذۂ کرام، بڑے بہن بھائی، پیر و مرشد اور دیگر بزرگوں کے ساتھ ساتھ قریبی رشتہ داروں کے حُقوق و آداب بھی بیان فرمائے ہیں، قریبی رشتہ داروں سے تعلُّقات عموماً والدین کے سبب ہوتے ہیں اور ان رشتہ داروں سے اچھا سُلُوک کرنا بھی گویا والدین کے ادب و احترام کی ایک صورت ہے۔ رشتے داروں کے احترام کیلئے یہی ضروری نہیں کہ ان کے سامنے نگاہیں جھکائی جائیں، ہاتھ چُومے جائیں بلکہ ان کے ساتھ اچھا سُلوک کرنا، رشتہ توڑنے سے باز رہنا بھی رشتہ داروں کا احترام کہلاتا ہے۔

صِلۂ رحمی کا قرآنی حکم

اللہ کریم پارہ 4 سُوْرَۃُ النِّسآء کی آیت نمبر 1 میں رِشْتہ داروں کے حُقُوق ادا کرنے کا حکم ارشاد فرماتا ہے:

وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَ الْاَرْحَامَؕ-اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَیْكُمْ رَقِیْبًا ﴿۱﴾ (پارہ:۴، النساء:۱)

تَرْجَمَۂ کنزالعرفان: اور اللہ سے ڈرو جس کے نام پر ایک دوسرے سے مانگتے ہو اور رشتوں (کو توڑنے سے بچو۔) بیشک اللہ تم پر نگہبان ہے۔

حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس آیتِ کریمہ کے تحت اِرشاد فرماتے ہیں: مسلمانوں پر جیسے نماز، روزہ، حج، زکوۃ وغیرہ ضروری ہے، ایسے ہی قَرابت (رشتہ) داروں کے حق اَدا کرنا بھی نہایت ضروری ہے۔ مزید اِرشاد فرماتے ہیں: اپنے عزیزوں، قریبوں (رشتے داروں) پر اچھا سُلُوک بہت ہی مُفید (فائدے مند) ہے، دُنیا میں بھی، آخرت میں بھی، اس سے زِندگی، موت، آخرت سب سنبھل جاتی ہے۔ (تفسیرِ نعیمی، ۴/۴۵۵، ۴۵۶)

صَدرُ الشَّریعہ حضرت علّامہ مولانا مُفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ساری اُمّت کا اِس پر اِتّفاق ہے کہ صِلَۂ رحم (رشتے داروں سے اچھا سلوک کرنا) واجب ہے اور قطعِ رحم (رشتہ کاٹنا) حرام ہے۔ مزید فرماتے ہیں: رشتے داروں سے حُسنِ سُلُوک (اچھا سُلوک کرنے) کی مختلف صُورتیں ہیں، مثلاً اُن کو ہَدِیّہ وتُحفہ دینا وغیرہ اور اگر اُن کو کسی بات میں تمہاری اِمداد کی ضرورت ہو تو اِس کام میں اُن کی مدد کرنا، اُنہیں سلام کرنا، اُن کی مُلاقات کو جانا، اُن کے پاس اُٹھنا بیٹھنا، اُن سے بات چیت کرنا، اُن کے ساتھ لُطف و مہربانی سے پیش آنا۔ اگر یہ شخص پردیس میں ہے تو رشتے داروں کے پاس خط بھیجا کرے، اُن سے خَط و کِتابت جاری رکھے تاکہ بے تَعَلُّقی پیدا نہ ہونے پائے اور ہو سکے تو وطن آئے اور رشتے داروں سے تعلُّقات تازہ کرلے، اِس طرح کرنے سے مَحَبَّت میں اِضافہ ہوگا۔ (فی زمانہ چونکہ خطو کتابت کا رواج بہت ہی کم ہے، لہٰذا فون یا انٹرنیٹ وغیرہ کے ذَرِیعے بھی رابطے کی ترکیب بنائی جاسکتی ہے، کیونکہ مَقْصد آپس کے تعلُّقات کو برقرار رکھنا ہے خواہ وہ کسی بھی جائز طریقے سے ہوں۔) (بہارِ شریعت، ۳/۵۵۸، حصہ ۱۶ ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آیئے! صِلۂ رحمی یعنی رشتے داروں سے اچھا سُلوک کرنے کی 10 فائدے ملاحظہ کیجئے، چنانچہ

صِلہ رِحمی کرنے کے 10 فائدے:

حضرت سیِّدُنا فقیہ ابُو اللَّیث سمرقندی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: صِلۂ رحمی کرنے کے 10 فائدے ہیں: (1) اللہ پاک کی رِضا حاصل ہوتی ہے (2) لوگوں کی خوشی کا سبب ہے (3) فرشتوں کو خوشی ہوتی ہے (4) مسلمانوں کی طرف سے اس شخص کی تعریف ہوتی ہے (5) شیطان کو اس سے دکھ پہنچتا ہے (6) عُمر بڑھتی ہے (7) رِزق میں بَرَکت ہوتی ہے (8) فوت ہو جانے والے مسلمان باپ دادا خُوش

ہوتے ہیں (9) آپس میں مَحبَّت بڑھتی ہے اور (10) وفات کے بعد اس کے ثواب میں اِضافہ ہو جاتا ہے، کیونکہ لوگ اس کے حق میں بھلائی کی دُعا کرتے ہیں۔ (تنبیہُ الغافِلین ص ۷۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قریبی رشتوں کا احترام کرنا، اُن سے اچھا سُلوک کرنا اور ہمیشہ ان سے رشتہ جوڑے رکھنا یقیناً باعثِ سعادت ہے، لیکن افسوس صد افسوس! بعض لوگ یا تو کسی مجبوری کی وجہ سے رشتے داری نبھاتے ہیں یا پھر اس رشتے کو کسی مطلب کی وجہ سے قائم رکھتے ہیں، بعض لوگ ذاتی وُجوہات کے سبب یا خواہ مخواہ اپنے رشتے داروں سے ناراض ہو کر کئی کئی سال تک ایک دوسرے سے ملنا گوارا نہیں کرتے، اگر کسی موقع پر آمنا سامنا ہو بھی جائے تو ایک دوسرے کی طرف دیکھنا بھی نہیں چاہتے اور بعض تو یہ بھی کہتے ہیں کہ جو ہمارے ساتھ اچھا، ہم اس کے ساتھ اچھے اور جو ہمارے ساتھ بُرا ہم بھی اس کے ساتھ بُرے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بعض لوگ شادی و دیگر تقریبات میں اُنہی رشتہ داروں کو بُلاتے ہیں جو اُنہیں بُلاتے ہیں یا اُن سے کوئی مَفاد وابستہ ہو اور جو رشتے دار اُن کے کام نہیں آتے، یا بیچارے غُربت کے باعث اُنہیں اپنے یہاں نہیں بُلاتے، تو ایسوں کو اپنی تَقاریب میں بُلانا تو دُور کی بات اُن سے دُعا و سلام کی حد تک بھی تَعَلُّقات قائم رکھنا اُنہیں ناگوار گُزرتا ہے، یوں ہی زکوٰۃ کے حق دار رشتے داروں کو بھی مسلسل نظر انداز کیا جاتا ہے، اَلغَرَض رشتے داروں میں اب پہلے جیسی مَحبَّت و خُلوص اور خیر خواہی کا جذبہ ختم ہوتا نظر آرہا ہے حالانکہ ہمارے پیارے مکی مَدَنی آقا، محمدِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ تربیت نشان ہے: آپس میں ایک دوسرے سے تعلّق نہ توڑو، پیٹھ نہ پھیرو، نفرت نہ رکھو، حسد نہ کرو اور اے بندگانِ خدا! آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ، کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ

اپنے بھائی سے تین(3)دن سے زیادہ تعلّق توڑے رکھے۔

(ترمذی، ابواب البر والصلة، باب ماجاء فی الحسد، ۳/ ۳۷۶، حدیث: ۱۹۴۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ایک زمانہ تھا کہ ہر مسلمان، بہت باادب اور ایک دوسرے کی عزّت کی حفاظت کرنے والا، اچھے اَخلاق کا آئینہ دار، باادب وحَیادار اور سُنّتِ سرکار کی چلتی پھرتی یادگار ہوا کرتا تھا۔ بیٹا، بیٹی اپنے ماں باپ سے شاگرد اور مُرید اپنے اُستاد و پیر سے آنکھ ملانا تو دور کی بات ہے، سامنے آنے سے گھبراتے، دورانِ گفتگو آنکھیں جُھکاتے، آواز دباتے اور جو حکم ہوتا بجالاتے۔ غیر موجودگی میں بھی ادب کرتے اور بڑوں کو نام سے نہیں اَلقاب سے یاد کرتے تھے۔ الغرض ہر وَقت مرتبہ و مقام کا لحاظ اور بڑے چھوٹے کی تمیز برقرار رکھتے۔ مگر افسوس! اب ہم میں سے تقریباً ہر ایک ان مدنی اُصولوں، اَخلاق و آداب، قوانینِ شَرِیْعَت سے لاعِلْم، خاندانی اور مُعاشَرَتی نِظام کی تباہی و بربادی میں ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر بے حیائی اور بد اَخلاقی کا مظاہَرہ کررہا ہے۔ بیٹا باپ سے آنکھوں میں آنکھیں نہیں گریبان میں ہاتھ ڈال کر بات کررہا ہے۔ بیٹی ماں کا ہاتھ اگرچہ نہیں بٹاتی مگر ماں پر ہاتھ اُٹھارہی ہے۔ چھوٹے ہیں کہ بااَخلاق نہیں، بڑے ہیں کہ مہربان نہیں، دوست ہیں کہ وفادار نہیں، بیٹی بدمزاج ہے تو ماں سخت مزاج ہے۔ شاگرد حیادار نہیں تو استاد نیک کردار نہیں۔ عِلْمِ دین سے محرومی اور اچھی صحبت سے دوری کے سبب والِدَین اولاد کی اسلامی تربیت کررہے ہیں نہ بچّے ماں باپ کی خدمت کر رہے ہیں۔ الغرض ہماری بے ادبیوں نے ہماری گھریلو اور مُعاشرتی زندگی کو تباہ و برباد کردیا ہے۔

حالانکہ جب ہم اپنے بُزرگانِ دِین رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْن اور صحابۂ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَان کی مُبارک زندگیوں کی طرف نگاہ دوڑاتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ وہ اپنے بڑوں کا بہت زیادہ ادب کرنے والے تھے، چنانچہ

پیرو مُرشد کا ادب

حضرت علامہ امام ابُو قاسم عبدالکریم قُشَیْری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نہایت اہتمام کے ساتھ اپنے پیرو مُرشد کی بارگاہ میں حاضری دیا کرتے، آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: اِبتدائی زمانے میں جب بھی میں اپنے مرشِدِ کریم (حضرت سَیِّدُنا ابُو علی دَقّاق رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه) کی مجلس میں جانے کی سعادت پاتا تو اس دن روزہ رکھتا، پھر غُسل کرتا۔ تب میں اپنے پیرو مُرشِد کی مجلس میں جانے کی ہمّت کرتا۔ کئی بار تو ایسا بھی ہوا کہ مدرسے کے دروازے تک پہنچ جاتا۔ مگر مارے شرم کے دروازے سے لوٹ آتا۔ اگر کبھی جُرأت کرکے اندر داخل ہو بھی جاتا مگر جیسے ہی مدرسے کے درمیان تک پہنچتا تو تمام بدن میں ایسی کیفیت پیدا ہو جاتی کہ ایسی حالت میں اگر مجھے سُوئی بھی چبھو دی جاتی تو شاید میں محسوس نہ کرتا۔

(الرسالة القشيرية، باب الصحبة، ص ۳۲۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ پہلے کے لوگ اپنے پیرو مُرشد کا کس قدر ادب و اِحترام کرتے تھے، گویا مُرشد کا ادب ان کی نَس نَس میں سَما گیا تھا، ان کی دیوانگی بھرے واقعات کو پڑھ کر یا سُن کر عقلیں حیران رہ جاتی ہیں کہ کیا اس طرح بھی پیر و مرشد کا ادب کیا جاسکتا ہے، یہی وجہ ہے کہ انہیں اپنے پیر و مرشد کا بھرپور فیض ملتا تھا۔ یاد رکھئے! پیر و مرشد کی تعظیم و توقیر اور ان کا ادب و احترام بجالانا بھی ہر مُرید پر لازم ہے، والدین، اساتذہ اور بڑے بھائی کا مقام اور ان کی اہمیت بھی اپنی جگہ مگر پیرو مرشِد وہ عظیم شخصیت ہے جس کی صحبت کی بَرَکت سے ایمان کی سلامتی کا ذِہن نصیب ہوتا ہے، بُرے

عقائد کی پہچان ہوتی ہے، زندگی کا مقصد معلوم ہوتا ہے، گُناہوں سے بیزاری اور نیکیوں میں رَغْبت نصیب ہوتی ہے، لوگوں کے دلوں میں عزّت قائم ہوجاتی ہے، دل کی صفائی ہوتی ہے، دل میں خوفِ خدا و عشقِ مُصْطَفٰے بیدار ہوتا ہے، دنیا و آخرت بہتر ہوجاتی ہے، الغرض پیر و مُرشد کے اپنے مُریدین پر بے شمار اِحسانات ہوتے ہیں، لہٰذا اگر کوئی خوش نصیب مرشِدِ کامل کے دامنِ کرم سے وابستہ ہوکر مُرید ہونے کی سعادت پالے، تو اُسے چاہیے کہ اپنے مرشِد سے فیض پانے کیلئے ادب کا پیکر بنا رہے۔ جو مُریدین دل وجان سے اپنے پیر و مرشد کا ادب کرتے ہیں، ان کے آداب و حُقُوق میں سُستی نہیں کرتے تو ایسے سعادت مند مُریدین ہی ترقی کی منزلیں طے کرتے اور پیر و مرشد کے پیارے، محبوب اور منظورِ نظر بن کر اُبھرتے ہیں، پیر و مرشد کے احسانات و حقوق کس قدر زیادہ ہیں اور ان کا ادب و احترام کتنا ضروری ہے، اس کا اندازہ بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْن کے ان ارشادات سے لگایئے، چنانچہ

حضرت سَیِّدُنا ذُوالنُّون مِصری رَحْمَۃُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: جب کوئی مُرید اَدَب کا خیال نہیں رکھتا، تو وہ لوٹ کر وہیں پہنچ جاتا ہے، جہاں سے چلا تھا۔ (رسالہ قشیریہ، باب الادب، ص ۳۱۹)

حضرت سَیِّدُنا خواجہ قُطبُ الدّین بختیار کاکی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَيْه سے جب یہ عرض کی گئی کہ پیر کا مرید پر کس قدر حق ہے؟ تو آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَيْه نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی مُرید عمر بھر حج کی راہ میں پِیر کو سر پر اُٹھائے رکھے تو بھی پیر کا حق اَدا نہیں ہوسکتا۔ (ہشت بہشت، ص ۳۹۷)

حضرت سَیِّدُنا امام عبدُ الوہاب شعرانی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: مُرید کی شان یہ ہے کہ کبھی اس کے دل میں یہ خیال پیدا نہ ہو کہ اس نے اپنے مُرشِد کے احسانات کا بدلہ چُکا دیا ہے۔ اگرچہ اپنے مرشِد کی ہزار (1000) سال خدمت کرے اور اس پر لاکھوں روپے بھی خرچ کرے کیونکہ جس مُرید

کے دل میں اتنی خدمت اور اتنے خرچ کے بعد یہ خیال آیا کہ اس نے مُرشِد کا کچھ حق اَدا کر دیا ہے تو وہ طریقت کے راستے سے نکل جائے گا یعنی پیر کے فیض سے اس کا کوئی تعلق باقی نہ رہے گا۔

(الانوار القدسیة، الجزء الثانی، ص۲۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ مُرشِد کا ادب واِحترام کتنی بڑی نعمت ہے کہ جسے یہ نعمت نصیب ہو جاتی ہے اس کے وارے ہی نیارے ہو جاتے ہیں، موجُودہ زمانے میں اگر آپ کسی باادب مُرید کا مقام دیکھنا چاہتے ہیں تو شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مَولانا ابُو بلال محمّد الیاس عطّار قادِری رَضَوِی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی ذاتِ بابرکات ہمارے سامنے ہے، آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے پیر و مُرشد سیدی قطبِ مدینہ حضرت علامہ مولانا ضیاءُ الدّین احمد مَدَنی قادِری رَضَوِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے کامل عقیدت و محبت کی تو اللہ پاک نے آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو اس قدر نوازا کہ آج دنیا بھر میں آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی شہرت کے ڈنکے بج رہے ہیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم بھی چاہتے ہیں کہ اللہ کریم اور اس کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب، ہم گناہ گاروں کے طبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہم سے راضی رہیں، ہم اپنے پیرو مُرشد کے محبوب ومنظورِ نظر بن جائیں تو ہمیں بھی ادب کا دامن مضبوطی سے تھامنا ہو گا اِنْ شَآءَ اللہ اس کی بَرَکت سے کامیابی ہمارے قدم چومے گی۔

مدنی انعام نمبر 7 کی ترغیب

شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نہ صرف خُود باادب اور پاکیزہ کردار کے مالک ہیں بلکہ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے مسلمانوں کو بھی ادب واِحترام سکھانے کیلئے ایک رسالہ "احترام

مسلم" کے نام سے تحریر فرمایا ہے، آپ دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے اِس گئے گزرے دور میں مسلمانوں کو باعمل بنانے کے ساتھ ساتھ انہیں باادب بنانے کیلئے شریعت وطریقت کا مجموعہ بنام "72مَدَنی اِنعامات" سُوالات کی صورت میں عطا فرمایا ہے۔ اس رسالے کے مدنی انعام نمبر 7 میں ہے: "آج آپ نے (گھر میں اور باہر بھی) ہر چھوٹے بڑے حتّٰی کہ والدہ (اور اگر ہیں تو اپنے بچوں اور ان کی امّی) کو بھی تُو کہہ کر مخاطب کیا یا آپ کہہ کر؟ نیز ہر ایک سے دورانِ گفتگو "ہیں" کہہ کر بات کی یا "جی" کہہ کر؟ (آپ کہنا، جی کہنا دُرُست جواب ہے)"

ہمیں چاہیے کہ اس مدنی انعام پر عمل کرتے ہوئے ہر ایک سے ادب کے دائرے میں رہ کر گفتگو کریں، اَبے تبے، تُوتکار اور بازاری لہجے سے نہ گھر والوں سے بات کریں اور نہ گھر سے باہر، دیکھا گیا ہے کہ بعض لوگ باہر تو خوب اچھے اَخلاق کے پیکر بنتے اور جی جناب سے بات کرتے ہیں مگر جُونہی گھر میں قدم رکھا "شیر ببر" کی طرح دَہاڑتے، خوب تُوتکار اور دل دکھانے والی گفتگو کرتے بلکہ مار دھاڑ تک سے بھی نہیں چُوکتے، ایسے لوگوں کو نبیِ کریم، محبوب ربِّ عظیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا یہ فرمان اپنے ذہن میں بٹھالینا چاہئے، چنانچہ

آقائے نامدار، مکے مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِنِسَائِہٖ وَلِبَنَاتِہٖ یعنی تم سب میں بہترین وہ ہے جو اپنی عورتوں اور بچیوں کے ساتھ اچھا ہو۔ (شعب الایمان، باب فی حقوق الأولاد والأھلین، ۶/۴۱۵، حدیث: ۸۷۲۰)

حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بڑا خلیق (یعنی اچھے اخلاق والا) وہ ہے جو اپنے بیوی بچوں کے ساتھ خلیق (یعنی اچھے اخلاق والا) ہو کہ ان سے ہر وَقت کام رہتا ہے، اجنبی لوگوں

سے خلیق (یعنی اچھے اخلاق والا) ہونا کمال نہیں کہ ان سے ملاقات کبھی کبھی ہوتی ہے۔(مرآۃالمناجیح، ۵/۹۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَدَنی اِنعامات کا یہ عظیم تحفہ ہماری دنیا وآخرت سنوارنے کیلئے ایک بہترین ذریعہ ہے، اس پر عمل پیرا ہو کر ہم اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کا عظیم جذبہ پاسکتے ہیں اور تنہائی میں مَدَنی اِنعامات کے رسالے کو کھول کر اس میں دیئے گئے سُوالات کے جوابات میں خود ہی "**ہاں**" یا "**نا**" کے ذریعے اپنے اَعْمال کے اچھے بُرے ہونے کا جائزہ لیتے ہوئے اپنی غَلَطیوں کو سُدھار سکتے ہیں۔ گویا یہ مَدَنی اِنعامات ہمیں روزانہ اپنی قائم کردہ محاسبے کی عدالت میں حاضر کر کے ہمارے ہی ضمیر سے فیصلہ کرواتے اور ہمیں اپنی اِصْلاح ونَجات کا موقع فراہَم کرتے ہیں۔ درحقیقت یہ مَدَنی اِنعامات جنّت میں لے جانے والے اور جہنّم سے بچانے والے اَعْمال کی ترغیب کا مجموعہ ہیں۔ گویا شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ہماری عملی بدحالی مُلاحظہ فرماتے ہوئے ہماری اِصْلاح کا ایک خوبصورت طریقہ اِخْتیار فرمایا، تاکہ ہم روزانہ وقت مُقرَّر کر کے "**فکرِ مدینہ**" (یعنی اپنے اعمال کا مُحاسَبہ کرنے) پر اِسْتِقامت حاصل کرنے میں کامیاب ہوجائیں۔ یہی وجہ ہے کہ بے شمار اسلامی بھائی، اسلامی بہنیں، طَلَبہ اور طالبات روزانہ "**فکرِ مدینہ**" کرتے ہوئے مَدَنی اِنعامات کے رسالے میں دیئے گئے خانے پُر کرتے ہیں، جس کی بَرَکت سے نیک بننے اور گُناہوں سے بچنے کی راہ میں آنے والی رُکاوٹیں اللہ پاک کے فَضْل وکرَم سے آہستہ آہستہ دُور ہوتی چلی جاتی ہیں، پابندِ سُنّت بننے، گُناہوں سے نَفْرت کرنے اور ایمان کی حِفاظت کے لئے کوشش کرنے کا ذِہْن بھی بنتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سَلام کرنے کے مَدَنی پُھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! شَیْخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "101 مَدَنی پھول" سے سلام کرنے کی چند سنّتیں اور آداب سنتے ہیں: ☆مسلمان سے مُلاقات کرتے وَقْت اُسے سَلام کرنا سُنَّت ہے۔ ☆دِن میں کتنی ہی بار مُلاقات ہو، ایک کمرہ سے دُوسرے کمرے میں بار بار آنا جانا ہو وَہاں موجود مسلمانوں کو سَلام کرنا ثَواب کا کام ہے۔ ☆سلام میں پہل کرنا سُنَّت ہے۔ ☆سَلام میں پہل کرنے والا اللہ پاک کا مُقَرَّب ہے۔

اعلان:

سلام کرنے کی بقیہ سنّتیں و آداب تربیتی حلقوں میں بیان کیے جائیں گے لہٰذا ان سنتوں اور آداب کو جاننے کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اِجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دعائیں

(1) شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ ۣالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِالْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔(1)

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔(2)

﴿3﴾ رَحمت کے سَتّر دروازے

صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔(3)

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللہِ

1…افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

2…افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

3…القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

حضرت اَحمد صاوِی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ بَعض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔(1)

﴾5﴿ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخص آیا تو حُضورِ اَنور صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللهُ عَنْہُ کے درمیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کرام رَضِیَ اللهُ عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔(2)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴾6﴿ دُرُودِ شَفَاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جو شخص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔(3)

﴾1﴿ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

1...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

2...القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

3...الترغیب والترھیب ج ۲ ص ۳۲۹، حدیث ۳۱

حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[1]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[2]

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم

(خُدائے حلیم و کریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پروردگار ہے۔)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا جدول (بیرونِ ملک)، 24 جنوری 2019ء

(1): سُنّتیں اور آداب سیکھنا: 5 منٹ، (2): دعا یاد کرنا: 5 منٹ، (3): فکرِ مدینہ: 5 منٹ، کل دورانیہ 15 منٹ

سلام کرنے کی بقیہ سُنّتیں اور آداب

☆ سَلام میں پہل کرنے والا تکبُّر سے بھی بَری ہے۔ جیسا کہ میرے مکّی مدنی آقا، میٹھے میٹھے مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کا فرمانِ باصفا ہے: پہلے سَلام کہنے والا تکبُّر سے بَرِی

---

1 ... مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاة...الخ، ۲۵۴/۱۰، حدیث: ۱۷۳۰۵

2 ... تاریخ ابنِ عساکر، ۱۵۵/۱۹، حدیث: ۴۴۱۵

ہے۔(شُعَبُ الایمان ج٦ ص٤٣٣)☆سَلام (میں پہل) کرنے والے پر 90 رحمتیں اور جواب دینے والے پر 10 رحمتیں نازِل ہوتی ہیں۔ (کیمیائے سعادت)☆اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ کہنے سے 10 نیکیاں ملتی ہیں۔ساتھ میں وَرَحۡمَةُ اللّٰہ بھی کہیں گے تو 20 نیکیاں ہو جائیں گی اور وَبَرَکَاتُہٗ شامل کریں گے تو 30 نیکیاں ہو جائیں گی☆اِسی طرح جواب میں وَعَلَیۡکُمُ السَّلَامُ وَرَحۡمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ کہہ کر 30 نیکیاں حاصل کی جاسکتی ہیں۔☆سَلام کا جواب فوراً اور اِتنی آواز سے دینا واجِب ہے کہ سَلام کرنے والا سُن لے۔☆سَلام اور جَوابِ سلام کا دُرُست تَلَفُّظ یاد فرمالیجئے۔ پہلے میں کہتا ہوں آپ سُن کر دوہرائیے: اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ، اَب پہلے میں جواب سُناتا ہوں پھر آپ اِس کو دوہرائیے: وَعَلَیۡکُمُ السَّلَام

صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

☆نیا چاند دیکھتے وقت کی دعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع کے مَدَنی حلقوں میں اس بار جدول کے مطابق ”**نیا چاند دیکھتے وَقت کی دعا**“ یاد کروائی جائے گی۔ دُعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ اَھۡلِلۡہُ عَلَیۡنَا بِالۡیُمۡنِ وَالۡاِیۡمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالۡاِسۡلَامِ، رَبِّیۡ وَرَبُّكَ اللّٰہُ

(ترمذی، کتاب الدعوات، باب مایقول عند رؤیة الھلال، ۵/۲۸۱، رقم: ۳۴۶۲)

ترجمہ: یاالٰہی! اس چاند کو ہم پر بَرَکت کے ساتھ اور ایمان و سلامتی اور اسلام (اے پہلی رات کے چاند) میرا اور تیرا ربّ اللہ پاک ہے۔(خزینہ رحمت، ص٦٦)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

☆اجتماعی فکرِ مدینہ کا طریقہ (72 مدنی انعامات)

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ (جامع صغیر للسیوطی، ص۳۶۵، حدیث:۵۸۹۷)

آیئے! مدنی انعامات کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے "اچھی اچھی نیتیں" کرلیجئے۔

(1) رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی مدنی انعامات کے رِسالے سے آج کی فکرِ مدینہ (یعنی اپنا محاسبہ) کروں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔

(2) جن مدنی انعامات پر عمل ہوا اُن پر اللہ پاک کی حمد (یعنی شکر) بجالاؤں گا۔

(3) جن پر عمل نہ ہوسکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(4) گناہوں سے بچانے والے کسی مدنی انعام پر خدانخواستہ عمل نہ ہوا تو توبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا۔

(5) بلاضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فُلاں فُلاں یا اِتنے مدنی انعامات پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔

(6) جن مدنی انعامات پر بعد میں عمل ہوسکتا ہے (مثلاً آج 313 بار درود شریف نہیں پڑھے) تو بعد میں یا کل عمل کرلوں گا۔

(7) مدنی انعامات کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد (مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، مدنی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(8) کل بھی مدنی انعامات کا رسالہ پُر (یعنی فکرِ مدینہ) کروں گا۔

(9) رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ غور و فکر کے ساتھ مدنی انعامات کا رسالہ پُر کروں گا۔

آج جن جن مدنی انعامات پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح (یعنی اُلٹا رائٹ) کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگائیے۔

توجہ: اپنے ہی مدنی انعامات کے رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے فکرِ مدینہ کیجئے۔

☆اجتماعی فکرِ مدینہ کا طریقہ (72 مدنی انعامات)

یومیہ 50 مدنی انعامات:

(1)اچھی اچھی نیتیں کیں؟(2)پانچوں نمازیں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ باجماعت ادا کیں؟(3)ہر نماز کے بعد آیۃُ الکرسی، تسبیح فاطمہ، سورۂ اخلاص پڑھی؟(4)اذان و اقامت کا جواب دیا؟(5)313بار درودِ پاک پڑھے؟(6)مسلمانوں کو سلام کیا؟(7)آپ اور جی سے گفتگو کی؟(8)جائز بات کے ارادے پراِن شَآءَاللہ کہا؟(9)سلام اور چھینکنے والے کی حمد پر جواب دیا؟(10)دعوتِ اسلامی کی اصطلاحات استعمال کیں؟(11) بھوک سے کم کھاتے ہوئے پیٹ کا قفلِ مدینہ لگایا؟(12)دو مدنی درس دیئے یا سنے؟(13)مدرستہ المدینہ بالغان پڑھا"یا"پڑھایا؟(14)12منٹ اصلاحی کتاب اور فیضانِ سنت سے ترتیب وار 4صفحات پڑھے یا سُنے؟(15)فکرِ مدینہ کی؟(16)صلوٰۃ التوبہ ادا کی؟(17)چٹائی پر سوئے، سرہانے سنت بکس رکھا؟(18)سنّتِ قَبلیہ اور فرضوں کے بعد والے نوافل ادا کئے؟(19)تہجد، اشراق وچاشت اور اوّابین ادا کی؟(20)تحیۃ الوضو اور تحیۃ المسجد ادا کی؟(21)کنزالایمان سے تین آیات مع ترجمہ و تفسیر تلاوت کی یاسنی؟(22) دو پر انفرادی کوشش کی؟(23)دو گھنٹے مدنی کاموں پر صرف کئے؟(24)اپنے نگران کی اطاعت کی؟(25) مانگ کر چیزیں استعمال تو نہیں کیں؟(26)کسی سے بُرائی صادر ہونے کی صورت میں اصلاح کی؟(27)پردے میں پردہ کیا؟ نیز قبلہ کی سمت رُخ کیا؟(28)غصے کا علاج کیا؟(29)فضول سوالات تو نہیں کئے؟ (30)نامحرم رشتے داروں / نامحرم پڑوسنوں سے شرعی پردہ کیا؟(31)فلمیں،ڈرامے، گانے باجے سے بچے؟(32)گھر میں مدنی ماحول بنانے کی کوشش کی؟(33)تہمت، گالی گلوچ سے بچے؟(34)دوسرے کی بات تو نہیں کاٹی؟(35)صدائے مدینہ لگائی؟(36) آنکھوں کا قفلِ مدینہ لگاتے ہوئے نگاہیں نیچی رکھیں؟(37)کسی اور کے گھروں کے اندر جھانکنے سے بچنے کی کوشش کی؟(38)جھوٹ، غیبت، چغلی، حسد، تکبر، وعدہ خلافی سے بچے؟(39)دن کا اکثر حصہ باوضو رہے؟(40) مخاطب کے چہرے پر نگاہیں تو نہیں گاڑیں؟(41) وقت پر قرض ادا کیا؟(42)مسلمانوں کے عیوب کی پردہ پوشی کی؟(43)یکساں تعلقات رکھے؟(44)نماز اور دعا میں خشوع وخضوع پیدا کرنے کی کوشش کی؟(45)عاجزی کے ایسے الفاظ تو نہیں بولے جن کی تائید دل نہ کرے؟(46)زبان کا قفلِ مدینہ لگاتے ہوئے اشارے سے اور 4بار لکھ کر گفتگو کی؟(47)ایک بیان یا مدنی مذاکرہ آڈیو، ویڈیو یا مدنی چینل 1 گھنٹہ 12منٹ دیکھا؟(48)مذاق مسخری، طنز، دل آزاری، قہقہہ لگانے سے بچے؟(49) ضروری گفتگو کم سے کم الفاظ میں کی؟(50)سارا دن مدنی حلیہ اپنایا؟

قفلِ مدینہ کارکردگی

۞لکھ کر گفتگو 12 مرتبہ ۞اشارے سے گفتگو 12 مرتبہ ۞نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو 12 مرتبہ ۞قفلِ مدینہ عینک کا استعمال 12 منٹ

ہفتہ وار 8 مدنی انعامات

(51)ہفتہ وار اجتماع میں اول تا آخر شرکت کی؟(52)بعدِ اجتماع 4پر انفرادی کوشش کی؟(53)مریض کی عیادت کی؟(54)مدنی

دورے میں شرکت کی؟(55)جو پہلے مدنی ماحول سے وابستہ تھے مگر اب نہیں آتے ان کو دوبارہ وابستہ کرنے کی کوشش کی؟(56)مسجد اجتماع(ہفتہ وار مدنی مذاکرہ)میں شرکت کی؟(57) مکتوب روانہ کیا؟(58)پیر شریف کا روزہ رکھا؟

دعائے امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

یااللہ پاک!جو کوئی سچے دل سے مَدَنی انعامات پر عمل کرے،روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے رسالہ پُر کرے اور ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروا دیا کرے،اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد